



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
کوئی شخص اپنی بیوی سے اس کے برے اخلاق کی وجہ سے جھگڑتے ہوئے کہہ دے کہ اگر تم اسی طرح کرتی رہی تو پھر ہمارا گزارا مشکل ہے تو یہ جملہ کیا طلاق شمار ہوگا؟ ہم نے اس شخص سے بعد میں دریافت کیا کہ جب اس نے یہ جملہ کہا تھا اس وقت اس کی نیت کیا تھی؟ تو اس نے کہا کہ اسے یاد نہیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!
علمائے کرام ان الفاظ کو کنایہ میں شمار کرتے ہیں اور ان کا حکم یہ ہے کہ ان سے طلاق واقع نہیں ہوتی لیکن اگر ان الفاظ کو بولتے وقت طلاق کی نیت ہو تو پھر طلاق ہو جاتی ہے اور اگر اس نے طلاق کی نیت نہیں کی یا ان الفاظ کی ادائیگی کے وقت اسے نیت کا علم ہی نہیں تھا تو طلاق شمار نہیں ہوگی۔
شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو اپنی بیوی کو یہ کہتا ہے "میں تجھے نہیں چاہتا" اور یہ الفاظ کئی بار دہرائے تو شیخ کا جواب تھا۔
اگر یہ الفاظ نیت کے بغیر اولیٰ کیے گئے ہوں تو طلاق شمار نہیں ہوں گے یہ کنارہ (یعنی اشارہ) ہے طلاق نہیں اس کی بیوی اس کی عصمت میں باقی رہے گی اور اس پر کچھ نہیں ہے۔ (دیکھیں: فتاویٰ الطلاق للشیخ ابن باز ص/68)
(شیخ محمد المنجد)
حدامہ عنہمی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص 450

محدث فتویٰ